السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کون ہے جو ماہ رمضان کی خیر وبرکت سے بے خبر ہو۔ اس خیر وبرکت سے کماحقہ مستفید ہونے کے لیے ہم عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ایک روزہ بھی قضا نہ ہو۔ لیکن مہینے میں چند دن ایسے ہوتے ہیں جب ہم عورتیں نہ نماز پڑھ سکتی ہیں اور نہ روزے رکھ سکتی ہیں۔ کیا ہمارے لیے جائز ہوگا کہ حیض آنے سے قبل کچھ ایسی دواؤں کا استعمال کرلیں جن سے حیض کے دن کچھ مدت کے لیے موخر ہوجائیں اور ہمارا ایک روزہ بھی قضا نہ ہو؟ بعض عورتوں نے ان کا استعمال بھی کیا ہے اور نہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ایام حیض میں روزے اور نماز دونوں معاف ہیں تاہم روزوں کی قضا لازمی ہے۔ ایسا اس لیے ہے کہ ایام حیض میں عورتوں جسمانی طور پر کمزوری تکلیف اور تکان محسوس کرتی ہیں اور یہ اللہ کی رحمت ہے ان پر کہ اللہ نے ان ایام میں انہیں یہ آسانی عطا کی ہے۔

ایام حیض کو موخر کرنے کی خاطر دواؤں کے استعمال کے سلسلے میں میری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ فطرت کے ساتھ جنگ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تمام معاملات اپنے فطری انداز میں انجام پاتے رہیں۔ حیض کا جاری ہونا ایک فطری عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی فطرت پر عورت کی تخلیق کی ہے اور یہ اللہ ہی ہے جس نے ان ایام میں ان پر روزے اور نماز معاف کیے۔ اس لیے ہم بندوں کو چاہیے کہ ہم بھی اللہ کی فطرت اور اس کی منشا کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔

تاہم میں ان دواؤں کے استعمال کو ناجائز بھی نہیں قرار دیتا۔ اگر ایسی دواؤں کا وجود ہے کہ جن سے ایام حیض کو منسوخ کیا جاسکتا ہو تو ان کا استعمال اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ نیت صرف یہ ہو کہ روزے قضا نہ ہوں اور یہ کہ صحت پر کوئی خراب اثر نہ پڑے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ یوسف القرضاوی]

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد:1، صفحہ:181

محدث فتویٰ